اردو زبان میں قومی یکجہتی

سجاد احمد صوفی

ریسرچ اسکالر، یونیورسٹی آف حیدرآباد، موبائل:6005000136

قومی یکجہتی کی اصطلاح ملک میں گزشتہ ۷۰ برسوں سے گونج رہی ہے اور جیسے جیسے تفریق پسندانہ رجحانات سر اٹھا رہے ہیں، قومی یک جہتی، قومی ہم آہنگی اور قومی یکتا کی طاقتیں بھی مجتمع ہورہی ہیں اور یہ اصطلاحیں بھی زبان زد خاص و عام ہورہی ہیں۔ اردو کے طالب علم کے لیے یہ اصطلاحیں نئی ہوں، مگر ان کا مفہوم اور مقصد نیا نہیں ہے۔ اردو اپنے آغاز سے ہی مشترکہ کلچر کی اہم مظہر اور یکجہتی کے اہم ترین عنصر کی حیثیت سے سامنے آتی تھی خصوصاً اردو شاعری نے قومی یکجہتی کے عناصر کو اپنے دامن میں سمیٹ کر ملک کو کثرت میں وحدت اور رنگا رنگی میں یک رنگی کا پیغام دیا تھا۔ یہاں تک کہ قومی یکجہتی کی اصطلاح بھی آزادی سے قبل اردو شاعری میں جگہ پا چکی تھی۔

لیکن ہندستان کی تہذیبی زندگی کا یہ بدترین المیہ تھا کہ یکجہتی کی علامت اور قومی ہم آہنگی کے علمبردار اس زبان کو سیاسی مصلحتوں کی قربان گاہ پر شہید کرتے رہے۔ تعصب، تنگ نظری، کوتاہ اندیشی، سیاست کی کرشمہ سازی اور جہل خرد نے یہ دن دکھائے کہ اردو کو کچھ حلقے ''بدیسی زبان'' کسی خاص مذہب کے ماننے والوں کی زبان، فرقہ پرستی کی علامت اور ملک کی تقسیم کا سبب قرار دینے لگے۔ ایسے حالات میں اس کی شدت سے ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ ان عناصر کو یکجا کیا جائے جو اردو شاعری میں متحدہ قومیت، مشترکہ کلچر، قومی یکجہتی کے تصورات اور ہندوستانیت کے شعور کی نمائندگی کرتے ہیں، ایسے عناصر کا بھی سراغ لگایا جائے جن پر سے کسی سبب کی بنا پر ابھی تک نقاب نہیں اٹھایا جاسکا ہے اور اردو کے تاریخی کردار اور ہر عہد میں اس کے کارنامے کا جائزہ لیا جاسکے۔ تاکہ ایک طرف تو ان اعتراضات کا رد بھی ہوسکے جو اردو پر کیے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اردو شاعری کا سیکولر کردار اور قومی یکجہتی کے عناصر سے بھرپور روایات بھی سامنے آسکیں۔ الطاف حسین حالؔی کے کچھ اشعار اس تناظر میں پیش کیے جاتے ہیں:

قوم جب اتفاق کھو بیٹھی
اپنی پونجی سے ہاتھ دھو بیٹھی
ایک کا ایک ہو گیا بد خواہ
لگی غیروں کی پڑنے تم پہ نگاہ
بیٹھے بے فکر کیا ہو ہم وطنو
اٹھو اہل وطن کے دوست بنو
تم اگر چاہتے ہو ملک کی خیر
نہ کسی ہم وطن کو سمجھو غیر
سب کو میٹھی نگاہ سے دیکھو
سمجھو آنکھوں کی پتلیاں سب کو

حالی کی شاعری نے قوم کے جمود کو حرکت، تنگ نظری کو کثرت نظارہ اور نشیب کو فراز میں بدلنے کا اصول سکھایا اور شاعری کے سبب حب الوطنی کے جذبے کو تیز کرکے ایک نئے رخ پر موڑ دیا۔ قدیم روایات اور موضوعات انسانیت کی فلاح، عدل وانصاف، وطن پرستی، مساوات، یک جہتی اور اتحاد وغیرہ سے ہم آہنگ ہوگئے۔ اس طرح شعرا ذاتی جذبات کے بجائے ماحول کی ترجمانی کرنے لگے۔ ان کی زبان سے فرد کے بجائے اجتماعی انسان بولنے لگا اور وہ باہمی اختلافات کو ترک کرکے متحدہ قومی زندگی کے تقاضوں کو شدت سے محسوس کرنے لگے۔ وطن کو قومی زندگی کا مرکز قرار دے کر اردو شعرا نے حب الوطنی اور قومی یک جہتی کو شاعری کا موضوع بنایا ہے۔

اردو زبان میں مختلف قوموں کے لوگوں نے اپنی طبع آزمائی کی ہے، ہر نسل اور طبقے کے افراد نے اس کی آبیاری کی۔ اردو ادب کو تخلیق کرنے میں تمام طبقات نے اہم اور کلیدی رول ادا کیا ہے۔ ہندو مذہب کے مشہور طبع آزمائی کرنے والوں میں پنڈت دیا شنکر نسیم، کالی داس گپتا، پنڈت برج نرائن، گیان چند جین، گوپی چند نارنگ، راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، فراق گورکھپوری وغیرہ نے شاعری، تحقیقی، تنقیدی اعتبار سے اردو کو فروغ عطا کیا اور زبان و ادب کو مالا مال کیا۔ انھوں نے اردو زبان وادب کو ہر لحاظ سے نوازا اور اردو کو فروغ دینے والوں میں ولی اللہ، صوفی، سنت، بزرگان دین اور تاجر، فوجیوں نے اپنا خون عطا کیا۔ اردو زبان کی طبیعت وفطرت میں امن ہے، رواداری ہے، تحمل ہے، بردباری، گنگا جمنی تہذیب، مشترکہ قدریں موجود ہیں۔ یہ زبان قومی یک جہتی کی علامت ہے، عملی نمونہ ہے۔ اس نے قوموں میں اتحاد پیدا کیا۔ رواداری کا سبق سکھایا، اتحاد واتفاق کے جذبوں کو عام کیا۔ انسان اور انسانیت کی بقا وفروغ کا رول ادا کرتی رہی اور کر رہی ہے۔ انسانیت اور انسانی قدروں کی ترجمانی وعکاسی میں یہ زبان پیش پیش رہی ہے۔ جدوجہد آزادی میں اور ہند کو آزادی دلانے میں کلیدی رول ادا کیا۔ اردو محبت کی زبان ہے، دلوں کو جوڑنے والی زبان ہے، مختلف قوموں وتہذیبوں کو آپس میں جوڑتی رہی۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی نے اپنی اردو تخلیقات نظم ونثر میں رواداری کے جذبوں کو عام کیا۔

شمالی ہند میں نظیر اکبر آبادی نے اپنی شاعری میں ہندوستان کی ہر چیز کو پیش کیا ہے، عوامی احساسات وجذبات کو شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ ہندوستانی تہذیب وتمدن کے ہر جز کو پیش کیا ہے۔ ان کی شاعری قومی یک جہتی کا نمونہ ہے۔ جیسے آدمی نامہ، بنجارہ نامہ، روٹیاں، دیوالی، ہولی، عید، رہے نام اللہ کا وغیرہ۔ نظیر اکبر آبادی نے ہندوستان کے پھول، پھل، میوے، تہوار، تہذیب وتمدن سے محبت کی ہے اور اپنی شاعری میں ہندوستانیت کا جلوہ دکھایا ہے۔ اگر مکمل ہندوستانیت دیکھنا چاہتے ہیں ہو تو نظیر اکبر آبادی کی شاعری کا جائزہ لیجئے۔ یہ ایک جمہوری شاعر تھے اور جمہور کے احساسات وجذبات کو اپنی شاعری میں ترجیح دی۔ کچھ اشعار نظم ''سامان دیوالی کا'' کے ملاحظہ فرمائیے:

یہ باتیں سچ ہیں نہ جھوٹ ان کو جانیو یارو!
نصیحتیں ہیں انہیں دل سے مانیو یارو!
جہاں کو جاؤ یہ قصہ بکھانیو یارو!
جو جواری ہو نہ برا اس کا مانیو یارو
نظیر آپ بھی ہے جواریا دیوالی کا

چکبستؔ نے حب الوطنی میں بہت اچھی شاعری کی ہے۔انھوں نے اپنی زمین سے لگن اور محبت کا جذبۂ اظہار اردو زبان میں کیا۔ وہ خود بھی قومی یک جہتی کے دلدادہ تھے اور دوسروں کو بھی اس کا درس دیا۔ ہندوستان کے ذرے ذرے سے ان کو بے پناہ محبت تھی۔وطن پر مرمٹنے کے لیے نوجوانوں کو اپنی شاعری کے ذریعے پیغام دیتے رہے۔ان کا ماننا ہے کہ اپنے ذاتی گھر سے بھی بڑھ کر اپنی قوم سے محبت ہونی چاہیے۔ان کی نظم ''وطن کا راگ'' کے چند اشعار پیش ہیں:

زمین ہند کی رتبہ میں عرش اعلیٰ ہے
یہ ہوم رول کی امید کا اجالا ہے
وطن پرست شہیدوں کی خاک لائیں گے
ہم اپنی آنکھ کا سرمہ اسے بنائیں گے
بسے ہوئے ہیں محبت سے جن کی قوم کے گھر
وطن کا پاس ہے ان کو سہاگ سے بڑھ کر

جنوبی ہند میں محمد قلی قطب شاہ نے اپنی شاعری کے ذریعہ قومی یکجہتی کے تصور کو عام کرنے کی کوشش کی،انھوں نے ہندو مسلم اتحاد و یکجہتی کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ان کی کئی نظمیں مشترکہ قدروں کی مظہر ہیں۔ انھوں نے گنگا جمنی تہذیب اور بقائے باہم کے جذبوں کو اپنی شاعری کے ذریعہ عام کیا۔محمد قلی قطب شاہ ایسے شاعر تھے جنھوں نے ہندوستان کے ہر ریت رواج اور تہوار کو اپنی شاعری میں پیش کیا ہے،اس طرح اردو کے کئی ہندو مسلم، سکھ شعرا نے قومی ایکتا، قومی اتحاد کو فروغ عطا کیا اور قومی یکجہتی کو پروان چڑھایا ہے:

محبت کی سلطانی ہے سب جگت میں
کہ اس سم نہیں کوئی گیانی و دانی

مختصراً اس بحث کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اردو زبان قومی یکجہتی، رواداری، محبت، اخوت اور بھائی چارہ کے لیے ہی بنی ہے۔اردو کا کوئی بھی شاعر ہو، چاہے اس کا تعلق کسی بھی قوم سے رہا ہو اس نے ہمیشہ اپنی شاعری میں کسی نہ کسی طرح قومی یکجہتی کا بول بالا ضرور کیا ہے۔اردو زبان کی مٹھاس ہر کسی کو اپنی طرف مائل کرتی ہے اور وطن پرستی کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔اس زبان کی ایک روایت رہی ہے کہ اس نے ہر کسی کو اپنے اندر سمویا ہے۔جس نے بھی اسے محبت اور گلے سے لگایا تو اردو زبان نے اس کو یک رنگی، رواداری، یکجہتی سے مالا مال کیا۔آج کل جب دیکھتے ہیں کوئی بھی مجلس ہو، سیاسی، سماجی، معاشی ہو اور اردو شعرا اس میں سننے میں نہ آئے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔دنیا میں لوگ بھی اس زبان سے محبت کرتے ہیں ایسے بھی ہیں جو تعصب کا شکار ہیں، لیکن اردو زبان میں ہمیشہ یکجہتی کے گیت گائے گئے اور اس زبان نے قومی مفادات کے لیے ہمیشہ اپنا دامن وسیع کیا ہے۔ہم چاہتے ہیں اردو زبان میں جس طرح ابتدا سے اب تک قوم پرستی کا نعرہ بلند رہا تا قیامت ایسا ہی رہے۔جو لوگ اس کو کسی مخصوص قوم کی زبان سمجھتے ہیں انھیں تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ ان کی یہ غلط فہمی دور ہو جائے کہ زبان کسی قوم یا طبقے کی نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ یہ اُسی کی ہوتی ہے جو اس کی آبیاری کرے، اسے گلے سے لگائے۔جگرؔ مرادآبادی نے کیا خوب کہا:

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

○○